سوال

سل کا (163) نا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر پیشاب کے چھینٹے کپڑوں پر یا پاؤں پر پڑجائیں تو کیا غسل لازمی کرنا ہوگا اور کپڑے بھی بدلنے ہوں گے۔ اور کیا یہ عذاب قبر کا بھی باعث ہے۔؟

بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شاب کے چھینٹے اگر سستی اور غفلت کی وجہ سے جسم یا کپڑوں پر پڑیں تو اس کے لیے عذاب قبر کی وعید ہے۔ شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

بخاری میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا :

یا جارہا ہے، اورانہیں کسی بڑی چیز کی بنا پر عذاب نہیں ہورہا، یا یہ فرمایا : پھر فرمایا : کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا شخص چغلی اور غیب کرتا تھا"

مسلم میں بھی یہی حدیث وارد ہے، اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "اور دوسرا شخص پیشاب سے بچتا نہیں تھا"

اسوال یہ ہے کہ حدیث میں استتار اور تنزہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں کیا فرق ہے، اور دونوں روایتوں میں موافقت کیسے دی جاسکتی ہے ؟

لحمد للہ :

عدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغوں میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کو ان کی قبر میں عذاب دیے جانے کی آواز سنی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

رہا ہے، اورانہیں عذاب کسی بڑی چیز کی بنا پر نہیں ہورہا، پھر فرمایا : کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو اپنے پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا چغلی اور غیب کرتا تھا، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک سبز ٹہنی منگوائی اوراسے دو ٹکڑے کرکے ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا.

کسی نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا ؟

سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوگی یا ان کے خشک ہونے تک ان پر تخفیف کی جائیگی"

بر (216) صحیح مسلم حدیث نمبر (292)

ر مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :

«لایستنزہ عن البول او من البول»

نسائی کی روایت میں ہے :

لایستبرء من بولہ»

مہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح کہا ہے.

م نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : "لایستتر من بولہ" میں تین روایات ہیں : "یستتر" دو تاء کے ساتھ اور "یستنزہ" زاء اور ہاء کے ساتھ اور "یستبرء" ہمزہ کے ساتھ، یہ سب روایات صحیح ہیں اور ان کا معنی یہ ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب اور احتراز نہیں کرتا تھا.

ن (201/3) اختصار کے ساتھ.

ر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

لہ : "لایستتر" اکثر روایات میں ایسا ہی ہے، اور ابن عساکر کی روایت میں "یستبرئ" کے لفظ ہیں، اور مسلم اور ابوداود کی اعمش سے مروی روایت میں "یستنزہ" کے لفظ ہیں.

اکثر روایات کی بنا پر کا معنی یہ ہوگا کہ : وہ اپنے اور پیشاب کے درمیان آڑ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اس کے چھینٹوں حفاظت نہیں کرتا تھا، تو لایستنزہ والی روایت کے موافق ہوجائیگا کیونکہ تنزہ ابعاد کو کہا جاتا ہے.

ور ابو نعیم کی المستخرج میں وکیع عن الاعمش کے طریق سے روایت میں ہے کہ : "لا یتوقی" تفسیر ہے کہ اس سے کیا مراد ہے، اور بعض علماء نے اسے اپنے ظاہر پر ہی رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ : وہ اپنی شرمگاہ نہیں چھپاتا تھا....

اور "الاستبراء" والی روایت تو بچاؤ کے اعتبار سے زیادہ بلیغ ہے.

لعید کہتے ہیں کہ : اگر استتار کو حقیقت پر محمول کیا جائے تو یہ لازم آتا ہے کہ صرف شرمگاہ ننگی کرنا ہی مذکورہ عذاب کا سبب ہے، اور حدیث کا سیاق وسباق اس کی دلیل ہے کہ عذاب قبر کا باعث تو خاص پیشاب تھا، اس کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے ابن خزیمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مرفوع حدیث کو

"قبر کا اکثر عذاب پیشاب سے ہے"

ثاب سے نہ بچنا عذاب قبر کا باعث ہے، وہ کہتے ہیں : اس کی تائید حدیث میں کے الفاظ سے ہوتی ہے، جب اس کی اضافت بول کی طرف ہوئی تو استتار کی نسبت جو معدوم تھی بول کی طرف ہے وہ عذاب کا سبب ہے.

ح کہ : عذاب کا ابتدائی سبب پیشاب ہے، اور اگر اسے صرف شرمگاہ ننگی کرنے پر ہی محمول کر لیا جائے تو یہ معنی زائل ہو جائیگا، تو اسے مجاز پر محمول کرنا متعین ہو گیا تا کہ سب احادیث کے الفاظ ایک معنی پر جمع ہو جائیں، کیونکہ اس کا مخرج ایک ہی ہے، اور اس کی تائید مسند احمد کی ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ والی

"ان میں سے ایک کو پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے"

طبرانی میں بھی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس جیسی ہی حدیث ملتی ہے.

ی (318/1).

نعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ان میں سے ایک کے عذاب کا سبب یہ تھا کہ : "اس لیے کہ وہ پیشاب سے اجتناب اور بچاؤ اختیار نہیں کرتا تھا" یا اس لیے کہ وہ اپنے پیشاب سے پردہ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اپنے اور اپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا تا کہ چھینٹے پڑنے سے بچ سکے، یا اس لیے کہ وہ بچتا نہیں ت

م (120-119/1).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

یح روایات کے الفاظ یہ ہیں :

"لا یستتر" اور "لا یستبرئ" اور "لا یتنزہ" الفاظ ایک ہی معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسا کہ آئمہ کرام کی کلام بیان ہو چکی ہے، اور اس میں اختلاف اصل کلمہ اور اس کے لغوی اشتقاق میں ہے لہذا کلمہ "لا یستتر" استتار سے ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے اور اپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا.

اور "لا یستبرئ" استبراء سے ہے جو کہ صفائی اور حفاظت کے معنی ہے.

اور "لا یتنزہ" کا لفظ تنزہ سے ہے اور اس کا معنی ابعاد اور دوری ہے.

ری واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1